496

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲)

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۷۹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلیم خدا ہونے کا ناقابلِ انکار ثبوت

انگریزی حکومت کو "فرعونی طاقت" کہنے والے "کلیم" بھی پیش کریں

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے مہار میں جو تقریر کی۔ اگرچہ اس کے متعلق کئی ایک مضامین شائع کئے جا چکے ہیں۔ تاہم ایک بات ایسی ہے جس کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے بخاری صاحب نے بالفاظ "احسان" مسلمانوں کے "تعلیم یافتہ طبقہ" کے اس مطالبہ کے جواب میں کہ احمدیوں پر ظلم و ستم کرنے کی بجائے ان سے رواداری کا برتاؤ کرنا چاہیئے کہا:۔

"ہم ہرگز اس کی جماعت سے ٹالریشن (رواداری) کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جو ہمارے آقا و مولا کی عزت کا دشمن ہے۔ جو لکھتا ہے۔ کہ

منم مسیح زماں۔ منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

معلوم ہے۔ کہ کلیم کون تھا۔ کلیم وہ تھا جس نے فرعونی حکومت کا تختہ الٹ کر ایک ہی جھٹکے میں دریائے نیل میں غرق کر دیا تھا۔ کیا مرزا بھی کلیم ہو سکتا ہے۔ جو فرعونی طاقت کے زیر سایہ رفاہ روزگار حاصل کرے"!

قطع نظر اس سے کہ جماعت احمدیہ پر سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنے اور آپ کی عزت کی دشمن ہونے کا الزام اتنا بڑا جھوٹ اور افترا ہے جس کی مثال ملنی محال ہے۔ قابل توجہ امر یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیر کے ثبوت میں جو شعر پیش کیا گیا۔ اس کی تشریح کرتے وقت بخاری صاحب نے اپنے "آقا و مولا" کو بالکل بھلا دیا۔ اور صرف "کلیم" کو لے لیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ "کلیم" کی ذات کے ساتھ براہ راست ایک حکومت کی تباہی و بربادی وابستہ تھی۔ اور احراری موجودہ انگریزی حکومت کو ویسی ہی حکومت قرار دے کر چاہتے ہیں۔ کہ اس کا بھی وہی انجام ہو۔ چنانچہ بخاری صاحب نے کہا۔ مرزا صاحب اس لئے کلیم نہیں ہو سکتے۔ کہ "کلیم" نے تو فرعونی حکومت کا تختہ الٹ کر دریائے نیل میں غرق کر دیا تھا۔ مگر انہوں نے انگریزوں کی فرعونی طاقت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ مجھے اس میں رفاہ روزگار حاصل ہوا۔ گویا بخاری صاحب کے نزدیک "فرعونی طاقت" تو موجود ہے۔ جو حکومت انگریزی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چونکہ اس کا تختہ نہیں الٹا۔ بلکہ اس میں رفاہ روزگار پانے کا اعلان فرمایا ہے۔ اس لئے آپ کو کلیم کہلانے کا حق نہیں ہے۔

اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہ ہے۔ کہ جب تم انگریزی حکومت کو فرعونی طاقت سمجھتے ہو۔ تو پھر کیوں کوئی "کلیم" مہیا نہیں کر لیتے۔ کیا تمہارے خدا میں فرعون پیدا کرنے کی تو طاقت ہے۔ مگر وہ کلیم پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر کر سکتا ہے۔ تو فرعونی طاقت کی موجودگی میں اسے اور کس وقت کا انتظار ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے ابھی تک انگریزی حکومت کے مقابلہ میں کوئی کلیم کھڑا نہیں کیا۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ اس کی نگاہ میں یہ حکومت فرعونی طاقت کہلانے کی مستحق نہیں۔ ورنہ اگر یہ اس حد تک پہنچ جاتی۔ تو ضروری تھا کہ اسے موجودہ زمانہ کے کلیم سے ویسا ہی واسطہ پڑتا۔

باقی رہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلیم ہونا یہ اس معیار کے رو سے بھی بالکل صاف اور واضح ہے جو بخاری صاحب نے پیش کیا ہے۔ فرعونی حکومت کا تختہ "کلیم" نے کس وقت الٹ کر دریائے نیل میں غرق کیا۔ اس وقت جبکہ اس حکومت نے کلیم اللہ پر ایمان لانے والوں کا قتل جائز قرار دیدیا۔ اور بنی اسرائیل کے لڑکوں کو بے دریغ قتل کرانا شروع کر دیا تھا اس پر بھی کلیم حکومت کے خلاف جنگ کرنے کے لئے کھڑے نہ ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اپنی امت کو لیکر اس کی حدود سے نکل جانا چاہا۔ اور وہ روانہ ہو گئے۔ لیکن جب فرعون نے ان کو جانے سے روکنا چاہا تو پھر خدا تعالےٰ نے فرعون کی حکومت کا تختہ ایک ہی جھٹکے میں الٹ دیا۔

انہی حالات کو مدنظر رکھ کر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ اس وقت تک روئے زمین پر اگر کسی حکومت نے آپ پر ایمان لانا جرم قرار دے کر اس کی سزا قتل رکھی۔ اور اس کا نفاذ کیا۔ تو وہ صرف امان اللہ خان اور ان کے باپ دادا کی حکومت ہی تھی۔ اور وہ سرزمین کابل ہی ہے۔ جہاں اس وقت تک حکومت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنیکی وجہ سے احمدیوں کا خون بہایا اور نہایت سنگدلی سے انہیں قتل کیا چنانچہ امیر عبدالرحمٰن کے عہد میں اور پھر امیر حبیب اللہ کے عہد میں کابل کی سنگلاخ زمین احمدیوں کے خون سے رنگی گئی +

آخر امان اللہ خاں کے عہد میں یہ ظلم وستم انتہا کو پہنچ گیا۔ کیونکہ اس نے پے بہ پے تین احمدیوں کو سنگسار کرا دیا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ تو وہی خدا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت فرعون کی حکومت کا ٹاٹ الٹ دیا تھا پھر اپنی قدرتوں اور طاقتوں کے ساتھ نمودار ہوا۔ اور اس نے موجودہ زمانہ کے کلیم کے ماننے والوں کے لئے قتل و خونریزی کو روا رکھنے والی حکومت کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ جو پہلے کلیم کا تعاقب کرنے والی حکومت کے ساتھ کیا تھا۔ اور آن کی آن میں اس کا تختہ الٹ کر رکھ دیا۔

کیا احرار اس سے انکار کر سکتے ہیں۔ کیا وہ امان اللہ اور اس کے باپ دادا کی حکومت کا کوئی پتہ و نشان بتا سکتے ہیں۔ پتہ و نشان بتانا تو الگ رہا۔ وہ خود یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ امان اللہ کی حکومت کو احمدیوں نے اپنے ہاتھوں تہ و بالا کیا۔ جیسا کہ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے اپنی تقریر میں کہا۔ "کیا جانتے ہیں۔ کہ امان اللہ خاں کی بربادی میں سرحد و افغانستان کے ملاؤں کا ہاتھ تھا۔ نہیں یہ تمام قادیانی بھرے پڑے تھے۔ یہ تمام سکیم کیا تھی عبداللطیف قادیانی کے قتل کا انتقام لیا گیا تھا۔ جو بچہ سقہ کے فتنے کی صورت میں نمودار ہوا"۔

جو لوگ یہاں تک خود تسلیم کر رہے ہیں۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلیم خدا تسلیم کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اس وقت تک احمدیوں کو واجب القتل قرار دینے والی اور احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کرنے والی حکومت صرف امان اللہ اور اس کے خاندان کی حکومت تھی۔ گویا وہی اس زمانہ کے کلیم اللہ کے مقابلہ میں فرعونی طاقت کی شکل میں رونما ہوئی۔ اور اس کا خدا تعالےٰ نے ایک ہی جھٹکہ میں ٹاٹ الٹ کر رکھ دیا۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے اسے نمونہ عبرت بنا دیا۔ جو حکومت ایسی نہ ہو۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس کا ٹاٹ کیوں نہیں الٹ گیا۔ اپنی بے ہودگی اور لغویت کا ثبوت پیش کرنا ہے۔ احمدیت کے متعلق جس حکومت نے فرعونی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ وہ فرعونی انجام کو پہنچ گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلیم خدا ہونا ثابت ہو گیا۔ آئندہ بھی جو حکومت جماعت احمدیہ کے خلاف جو فرعونی طاقت کا اظہار کرے گی۔ وہ اپنا انجام دیکھ لے گی۔ اس وقت احراریوں کا یہ فرض ہے۔ کہ جس حکومت کو وہ فرعونی طاقت قرار دے رہے ہیں۔ اس کا ٹاٹ الٹنے کے لئے کوئی کلیم بھی پیش کریں۔ کلیم تو انہوں نے کیا پیش کرنا ہے انگریزی حکومت کے متعلق ان کے اس قسم کے خیالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اور کس بے تابی کے ساتھ اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ رجب

حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری

قادیان ۳۱ر مئی آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۰ بجے کے قریب بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے۔ قصبہ کے باہر ایک مجمع حضور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ اگرچہ حضور کو بائیں آنکھ پر گوہانجی کی وجہ سے تکلیف تھی۔ اور آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ تاہم حضور نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں تبلیغ احمدیت کے متعلق نیا پروگرام پیش فرمایا۔ خطبہ کے دوران میں جو قریباً آدھ گھنٹہ جاری رہا۔ حضور تکلیف کی وجہ سے آنکھ پر ہاتھ رکھے رہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

پنجاب کونسل کا ووٹر بننے کی شرائط

پنجاب کونسل کا ووٹر بننے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں۔ جن اصحاب میں یہ شرائط پائے جائیں۔ ان کے نام محرر یا پٹواری پڑتال کے بعد خود ووٹروں کی فہرست میں درج کریں گے۔ لیکن پڑتال کے وقت ان کی امداد کرنا اور اپنے نام کے اندراج کے متعلق اطمینان حاصل کرنا ہر اس احمدی کا فرض ہے۔ جو مندرجہ ذیل شرائط میں سے کوئی رکھتا ہو۔

(۱) ہر وہ شخص جس کی مقبوضہ زمین پر تشخیص شدہ زرلگان پانچ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۲) ایسی زمین پر حق موروثیت رکھنے والا جس کا تشخیص شدہ مالیہ پانچ روپے سے کم نہ ہو۔

(۳) ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر دس روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

(۴) کم از کم چھ ایکڑ چاہی یا بارہ ایکڑ بارانی زمین پر بحیثیت مزارعہ قبضہ رکھنے والا۔ (نوٹ اگر کوئی شخص چاہی اور بارانی دونوں قسموں کی اراضی پر بحیثیت مزارعہ قابض ہو۔ اور ہر دو اقسام کی اراضی کا رقبہ علی الترتیب چھ ایکڑ اور بارہ ایکڑ سے کم ہو۔ تو وہ اس صورت میں رائے دہندگی کا حقدار سمجھا جائے گا۔ جبکہ اس کی چاہی زمین کا کل رقبہ اور اس کی بارانی زمین کا نصف رقبہ مل کر چھ ایکڑ یا اس سے زیادہ ہو جائے۔)

(۵) گذشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپے سے کم نہ ہو۔ یا سالانہ کرایہ کم از کم ساٹھ روپیہ ہو۔

(۶) گذشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار رہا ہو۔ بشرطیکہ سالانہ کرایہ ساٹھ روپے سے کم نہ ہو

(۷) گذشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر کم از کم پچاس روپے محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔

(۸) گذشتہ مالی سال کے اندر کم از کم دو روپے حیثیت ٹیکس پیشہ وراں یا کوئی اور ٹیکس بقدر دو روپے تشخیص ہوا ہو۔

(۹) رقبہ پڑتال میں ذیلدار۔ نمبردار۔ سفید پوش۔ یا انعامدار ہو۔ (۱۰) ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ پنشنر یا ڈسچارج شدہ افسر۔ یا نان کمشنڈ افسر۔ یا سپاہی ہو ؛

حضرت امیر المومنین کی ۲۶ مئی کی تقریر کے متعلق "احسان" کی غلط بیانیاں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ مئی قادیان کے جلسہ میں جو تقریر فرمائی۔ اس کا بالکل غلط اور خود ساختہ مفہوم گمراہ کن اور مغالطہ آمیز عنوانات کے ساتھ "احسان" نے شائع کیا ہے۔ اور پھر اسی بنا پر ایک لیڈنگ آرٹیکل بھی لکھا ہے۔ یہ تقریر شائع ہونے پر ان اصحاب کو جن کی نظر سے "احسان" گذرتا ہے۔ ایک دفعہ پھر اس کی دیانت اور شرافت کا اندازہ لگانے کا موقع مل جائے گا۔ تقریر چونکہ طویل تھی۔ اس لئے مسودہ مرتب کرنے میں دیر لگی ہے۔ انشاء اللہ جلد درج اخبار کی جائے گی ؛

دوسرا خطبہ جمعہ بصورت ٹریکٹ چھپ گیا

۳۰ مئی کے "الفضل" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہو چکا ہے۔ اور جس میں مخالفین کی ناکامیوں کا ذکر اور ڈاکٹر سر اقبال کے بیان پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ٹریکٹ کی صورت میں بھی چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اس کا حجم اور سائز پہلے خطبہ جمعہ کے برابر ہے۔ اور قیمت بھی وہی ایک روپیہ سینکڑہ علاوہ محصولڈاک۔

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت جن اصحاب کو اس ٹریکٹ کے بنڈل بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ ان کو تقسیم کرنے کا بہترین انتظام کریں۔ اور ایک روپیہ سینکڑہ قیمت کے علاوہ محصولڈاک کی رقم بھی جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ حضرت امیر المومنین کی دوسری تقریریں اور خطبے شائع کئے جا سکیں

ایک مخبوط الحواس کی گرفتاری

۲۵ مئی کو ایک مخبوط الحواس نوجوان قادیان میں آیا۔ اور مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ اس کے حرکات اور سکنات سے اس کا مخبوط الحواس ہونا چونکہ پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا۔ اس لئے اس کے متعلق مقامی پولیس کو اطلاع دے دی گئی۔ اور ۳۱ مئی کو پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ سنا گیا ہے کہ اس نے بعض احراریوں کو چٹھیاں بھیجی ہیں۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ لیکن اگر اس نے کسی کو کوئی چٹھی بھیجی ہے۔ تو اس میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس کی مخبوط الحواسی اور دماغ کی خرابی کا نتیجہ ہے۔

جماعت احمدیہ قادیان کا چھبیس ۲۶ مئی کا شاندار جلسہ

تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں

لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو مسجد نور میں جو عظیم الشان جلسہ کیا۔ اس کی مفصل روئداد۔ اور بعض تقاریر ایک گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہیں۔ اسی سلسلہ میں حسب ذیل تقریریں شائع کی جاتی ہیں:۔ (ایڈیٹر)

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ کی تقریر

ریزرو فنڈ فراہم کرنے کی ضرورت

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ برپا ہے۔ یہ پہلا فتنہ نہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی فتنے اٹھے۔ اور اس وقت کھڑے کئے گئے جبکہ جماعت احمدیہ نہایت کمزور اور ابتدائی حالت میں تھی۔ لیکن ان مشکل اوقات میں خدا تعالیٰ نے ہماری مدد فرمائی۔ موجودہ فتنہ سے بھی ہمیں کسی قسم کا نہ خوف ہے۔ نہ ہراس۔ نہ مایوسی ہے۔ نہ گھبراہٹ۔ اور یہ آپ لوگوں نے بارہا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے سنا ہے۔ کہ اس وقت ہمارے سامنے مخالفت کا جو طوفان ہے۔ وہ عام حالات میں انسان کو حواس باختہ کر دینے والا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارا سلسلہ الٰہی سلسلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ نہیں۔ ہمیں جو بعض دفعہ خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مخالفت تو ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن ممکن ہے۔ ہماری طرف سے کوئی سستی ہو اور وقتی طور پر بعض مشکلات ہمارے لئے پیدا ہو جائیں۔ ایسی سستیوں کو دور کرنے کے لئے ہم جماعت کو تحریک کرتے رہتے ہیں۔ اور احباب کو تحریص دلائی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ کے راستہ میں اس وقت جو مشکلات حائل ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے بیش از بیش قربانیاں کریں تاکہ وہ فتوحات جو احمدیت کو حاصل ہوں ان میں ہمارا بہت بڑا حصہ ہو۔

اس وقت جو میں بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ریزرو فنڈ کے متعلق ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشا ہے کہ ریزرو فنڈ میں پچیس لاکھ روپیہ جمع کیا جائے اور اس کا اکثر حصہ غیر احمدی اصحاب سے وصول کیا جائے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ ہماری جماعت میں داخل نہیں۔ ہمارا کیا حق ہے۔ کہ ان سے چندہ لیں۔ سو اس کے متعلق میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ چونکہ یہ فنڈ عام مسلمانوں کے فوائد پر خرچ کیا جائے گا۔ اس لئے ہمارا حق ہے۔ کہ ان سے لیں۔ مثلاً ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول ہے۔ اس میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی طلباء بھی پڑھتے ہیں۔ اور اگر سکول کے لئے کوئی چندہ مانگا جائے۔ تو ہمیں حق حاصل ہے۔ کہ غیر احمدیوں سے بھی لیں۔ کیونکہ اس کے فوائد میں وہ بھی حصہ دار ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ کسی یتیم خانہ کی امداد کے لئے جب ہم سے استدعا کی جاتی ہے۔ تو گو استدعا کرنے والے ہندو ہوں۔ یا سکھ ہوں ہمیں مدد کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ہسپتال ہے۔ اس سے بھی ہندو سکھ غیر احمدی چونکہ سب علاج کراتے ہیں۔ اس لئے اگر ہسپتال کے متعلق کوئی چندہ لگایا جائے۔ تو اس کا ان سے مانگنا جائز ہوگا یہ تو چند مقامی باتیں ہیں مگر ان کے علاوہ اور بڑے بڑے کام ہیں۔ جو جماعت احمدیہ مسلمانوں کے مفاد کے لئے کر رہی ہے۔ ان کے اخراجات کے لئے چندہ لینا ہمارا حق ہے۔ جس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریزرو فنڈ قائم کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ اس وقت اس کی بہت بڑی غرض ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کرنا تھی۔ اور یہ کام ایسا ہے کہ اس کا براہ راست مسلمانوں سے تعلق ہے۔ جن دنوں علاقہ ملکانہ میں ہم نے ملکانوں کو مرتد ہونے سے بچایا۔ ان دنوں ہندوؤں نے تہیہ کر لیا تھا۔ کہ پہلے ہندوستان کے سارے مسلمانوں کو ہندو بنا لیا جائے۔ پھر آسانی سے انگریزوں کو نکالا جا سکیگا۔ آگرہ میں خود بعض ہندو لیڈروں نے مجھ سے کہا۔ کہ راجپوت جاٹ اور گوجر قومیں جو مسلمان ہو چکی ہیں اس وقت ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ خواہ رشوت دے کر خواہ دباؤ ڈال کر انہیں اپنے اندر شامل کر لیا جائے۔ اس کے بعد پٹھان رہ جائیں گے یا قریشی یا مغل وغیرہ۔ یہ اگر چاہیں۔ تو ہندو بن جائیں ورنہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال دیا جائے گا۔ اگر اس وقت یہ سکیم کامیاب ہو جاتی۔ تو مسلمانوں کو کتنا بڑا نقصان پہنچتا۔ میرا کم سے کم اندازہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا علاقہ ملکانہ میں فتنہ ارتداد کا مقابلہ کرنے پر تین لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ اور اب تک وہاں کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام ہے۔ وہاں عیسائی مشنری جاتے اور لوگوں کو عیسائی بناتے۔ مگر مسلمان خواب خرگوش میں پڑے تھے۔ اور اس بات پر خوش تھے۔ کہ چین میں اتنے مسلمان ہیں۔ اور جاپان میں اتنے۔ عیسائی مشنریوں نے ایک اور ہوشیاری کی۔ کہ وہ یونہی خبریں شائع کر دیتے۔ کہ افریقہ میں اتنے ہزار لوگ مسلمان ہو گئے حالانکہ وہ مشنری یورپ کو اکسانے کے لئے اس قسم کی خبریں بھیجتے۔ اور اس لئے شائع کراتے۔ کہ مسلمان سوئے رہیں۔ اور وہ لوگوں کو عیسائیت کا شکار بناتے جائیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ افریقہ میں پہلے جو علاقے کے علاقے مسلمان تھے۔ عیسائی ہو گئے۔ مثلاً گولڈ کوسٹ کے علاقہ میں سب مسلمان تھے مگر اب عیسائی ہیں۔ گولڈ کوسٹ کے کئی شہزادے مسلمان تھے۔ اب عیسائی ہو چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں میں سے کسی کو توفیق نہ ملی۔ کہ وہاں تبلیغ اسلام کرے مگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی اشاعت افریقہ میں کر رہے ہیں۔ انگلستان میں کر رہے ہیں اور دوسرے ممالک میں کر رہے ہیں ایسے مقام پر اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنا مسلمانوں کی نمائندگی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہمارا ان مدات پر کس قدر خرچ ہو رہا ہے۔ پس ہمارا حق ہے کہ ہم ان اخراجات میں مسلمانوں کو بھی شریک کریں۔

علاوہ ازیں دوسروں سے چندہ وصول کرنے میں ایک روحانی فائدہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ روحانی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے انسان نیکی کا کام کرے ایک صوفی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہوں نے سردی کے موسم میں ایک دفعہ ایک غیر مسلم کو دیکھا کہ وہ چڑیوں کو دانہ ڈال رہا ہے۔ انہوں نے اسے کہا۔ اس سے کیا فائدہ پہلے مسلمان بنو پھر نیکی کے کام خدا کے حضور مقبول ہونگے۔ مگر وہ خاموش رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد صوفی صاحب حج کے لئے گئے تو دیکھا کہ وہ شخص بھی حج کر رہا ہے۔ انہیں دیکھ کر کہنے لگا چڑیوں کو جو میں دانہ ڈالا کرتا تھا۔ اس نیکی کے بدلہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی نعمت سے متمتع فرمایا۔ قرآن مجید میں آتا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اس وقت مسلمان جس گمراہی میں مبتلا ہیں۔ وہ سخت افسوسناک ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں۔ بعض نمازیں پڑھتے روزے رکھتے اور حج کرتے ہیں لیکن ان کی گمراہی بعض دفعہ ہندوؤں سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت ہمارے مخالف ہندو عیسائی اور سکھ بھی ہیں۔ مگر جو گند مسلمان اچھال رہے ہیں۔ وہ سب سے زیادہ ہے۔ ایک عیسائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات کو پڑھتا ہے جن میں آپ نے انکے مزعومہ خدا کی خدائی کو باطل کیا۔ مگر وہ جوش میں نہیں آتا۔ لیکن ایک مسلمان جو حضرت مسیح کو خدا نہیں محض نبی سمجھتا ہے ان تحریرات کو پڑھکر اس قدر جوش میں آتا ہے۔ کہ ہر قسم کے گند کو جائز سمجھ لیتا ہے ان حالات میں خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا کے مطابق ضروری ہے۔ کہ ان سے ریزرو فنڈ کے لئے چندہ لیا جائے۔ مگر غلطی یہ ہے کہ ہمارے دوست دوسرے لوگوں سے میل جول کم رکھتے ہیں بعض دفعہ ایک دوکاندار کے پاس ایک سکھ گاہک آتا ہے اور ایک سکھ گرنتھ پڑھتا ہے۔ مگر دریافت نہیں کرتا۔ کہ تمہارا کیا نام ہے اور نہ اس سے دوستانہ تعلق پیدا کرتا ہے یہ حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ انہیں دور کرنا ضروری ہے۔ اور ہمارے دوستوں کا

جناب شیخ عبدالرحمن صاحب بی-اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تقریر

احمدیت کے لئے اولاد کی قربانی

آیت کریمہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانہم بنیان مرصوص کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ وہ جنگ جو اس وقت دشمنانِ سلسلہ سے جاری ہے۔ اس میں فتح حاصل کرنے کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو مطالبات کئے گئے ہیں۔ ان میں سے جس مطالبہ کے پیش کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں۔ وہ اولاد کی قربانی ہے۔ کوئی جماعت اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ اور چونکہ ہمارا مقصد جس کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ نہایت ہی اہم ہے۔ اس لئے ہمیں اپنا مال اپنی جان اور اپنی اولاد سب کچھ قربان کرنے کے تیار ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ قربان کر دینا چاہیئے۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔

اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ سے جب کہا کہ اے ابراہیم (علیہ السلام) ہمارے احکام کی تعمیل کے لئے کامل طور پر تیار ہو جاؤ تو انہوں نے فوراً عرض کیا۔ حضور میں تیار ہوں جب تک مومن کی یہ حالت نہ ہو۔ اسے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ صرف یہ کہا۔ کہ میں ہر حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ عملی طور پر اپنی فرمانبرداری کا کامل نمونہ دکھایا۔ چنانچہ جب اللہ تعالےٰ نے آپ سے اس اولاد کی قربانی کا مطالبہ کیا۔ جو آپ کے بڑھاپے کی اولاد تھی۔ اور آپ کو رویا میں دکھایا کہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو آپ اسی وقت اس قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔

اس قسم کی قربانی خدا تعالےٰ ہم سے بھی اس وقت چاہتا ہے۔ اس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا گیا شیطان اور رحمان کی فوجوں میں آخری جنگ شروع ہے۔ اس آخری جنگ میں دشمن ہمارا چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم ہر قسم کی قربانی کر کے دشمن کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ میں جن مطالبات کی توضیح کرنی چاہتا ہوں۔ وہ نمبر ۱۳ و ۱۴ ہیں ان دونوں مطالبات میں اولاد کی قربانی کا تقاضا کیا گیا ہے۔ میں احباب کو اصل الفاظ سنا دیتا ہوں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں سے جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں۔ میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر کے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں۔ جو اس بات کا اختیار دیں۔ کہ ان بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"بعض صاحب حیثیت لوگ ہیں۔ جو اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ ان سے میں کہوں گا۔ کہ بجائے اس کے کہ بچوں کے منشا۔ اور خواہش کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ کریں۔ یا خود اپنے دوستوں سے مشورہ کریں۔ وہ اپنے لڑکوں کے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کر دیں۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے گی۔ اس کے سپرد ایسے لڑکوں کے مستقبل کا فیصلہ کر دیا جائے۔"

ان مطالبات کا بظاہر قادیان کی جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مگر دو طرح مقامی جماعت کے احباب اس مطالبہ کو پورا کرنے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اول۔ باہر کے دوستوں کو ترغیب دیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ جو شخص کسی دوسرے کو نیکی کی تحریک کرتا ہے۔ اسے نیکی کرنے والے کی مانند ہی ثواب ملتا ہے۔

دوم۔ جو دوست باہر نہیں جا سکتے۔ وہ ان اوقات میں جبکہ بیرونی احباب قادیان آئیں۔ ان سے مل کر انہیں اس عہد کی یاد دلائیں۔ اور ان سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو قادیان بھیجیں۔

ابھی تک ہماری جماعت نے اس مطالبہ کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ ہمارا فرض ہے کہ احمدیوں کے دلوں میں یہ بات راسخ کریں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو قادیان میں تعلیم کے لئے بھیجیں۔ لیکن ایک سوال ہے۔ جو طبعاً دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو قادیان بھیج کر کیوں اپنے اخراجات زیادہ کریں۔ اور زیر بار ہوں۔ اس کے متعلق پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم احمدی ہیں اور قرآن مجید کا حکم ہے۔ وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا۔ یعنی مومن کا یہی کام نہیں۔ کہ وہ خود نیک کام کرے بلکہ اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے اہل کو بھی نیکی کے کاموں کے کرنے پر مستعد کرے۔ اس صورت میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں کو پختہ احمدی بنائیں۔ اور یہ بات واضح ہے کہ باہر کی سوسائیٹیاں بچوں میں وہ دینی روح پیدا نہیں کر سکتیں۔ جو قادیان کی فضا پیدا کر سکتی ہے۔ پس اگر وہ قادیان اپنے بچوں کو نہیں بھیجیں گے۔ تو دینی لحاظ سے نقصان اٹھائیں گے۔

یہ کہنا کہ والدین خود اپنے بچوں کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کر سکتے ہیں۔ پوری طرح صحیح نہیں۔ کیونکہ اول تو تمام والدین بچوں کی تربیت کے اہل نہیں ہوتے۔ پھر احمدیت کا جو اثر مرکز میں رہ کر بچوں پر ہو سکتا ہے وہ باہر نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھو دنیا میں ہر وہ قریہ جس میں کوئی نبی بھیجا جاتا ہے۔ ام القریٰ ہوتا ہے۔ کیونکہ اور تمام بستیوں نے اس کی چھاتیوں سے علم و عرفان کا دودھ پینا ہوتا ہے۔ پس قادیان میں بچوں کو بھیجنا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ قادیان سلسلہ کا مرکز ہے۔ اور اسے خدا نے دنیا کے لئے ام القریٰ قرار دیا ہے۔ چونکہ ان بچوں نے قادیان رہ کر احمدیت کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہو گا۔ اس لئے الا ماشاء اللہ ہر طالب علم بیرونی طالب علموں کے مقابلہ میں خدمت دین کے لئے زیادہ جوش و خروش رکھے گا۔ یہاں کا ماحول نہایت پاکیزہ ہے اور فضا دینی رنگ میں رنگین ہے۔ پھر یہاں جو طالب علم آتے ہیں۔ وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحبت سے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ حضور کے خطبات سن سکتے ہیں۔ درسوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ دیگر ممالک میں جانے والے مبلغین کی روانگی اور آمد کی تقریبوں پر شریک ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ان کے دلوں میں یہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی خدمت سلسلہ کریں۔

یہ سب چیزیں باہر مفقود ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی ایک کثیر جماعت یہاں موجود ہے۔ بیرونی جماعتوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ ہیں۔ مگر وہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان سے روحانی فوائد حاصل کرنا مشکل ہے مگر قادیان میں مجموعی طور پر ایک ایسی جماعت موجود ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ اور آپ سے براہ راست فیضان حاصل کیا۔

پس جو طالب علم یہاں آئیں گے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قادیان کی درسگاہوں کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کام کی جو پانچ شاخیں مقرر فرمائی ہیں۔ ان میں سے تیسری شاخ یہی ہے۔ اس شاخ کی تکمیل کے لئے آپ نے دو مدرسے قائم کئے۔ ایک مدرسہ احمدیہ اور ایک تعلیم الاسلام ہائی سکول جماعت کی ترقی کے لئے ان دونوں سکولوں کا وجود ضروری ہے۔ پس دونوں مدرسوں میں احباب اپنے بچوں کو بھیجیں۔ اور انہیں قادیان کی برکات سے مستفیض کریں۔

پھر چودھواں مطالبہ بھی نہایت ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ جو لوگ اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانا چاہیں۔ وہ مرکز سے مشورہ لے لیا کریں۔ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا۔ کہ جماعت کے نوجوان ایک ہی لائن پر نہیں جائیں گے۔ بلکہ ہر شعبہ میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

پس دونوں مطالبات نہایت ضروری ہیں۔ اور دونوں کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین سے اظہار عقیدت و اخلاص کے شاندار مظاہرے

تحریک جدید کے تمام مطالبات کو پورا کرنے کا عزم صمیم

۲۶ مئی کے جلسوں کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کی رپورٹیں

شملہ

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۶ مئی زیر صدارت آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ مستورات کے لئے الگ انتظام تھا تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جلسے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بالخصوص اس لحاظ سے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال تھا۔ نہایت موثر پیرایہ میں تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

پھر گیارہ احباب نے ان مطالبات پر جو ان کے سپرد کئے گئے تھے۔ تقریریں کیں۔ اور کمال اخلاص۔ سلسلہ سے عقیدت اور جوش عمل کا اظہار کیا۔ سب سے زیادہ اہم اور قابل ذکر تقریر فخر قوم آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارا اصل مقصد رضائے الٰہی ہے جب ہم یہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ آج بھی حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح قائم کیا ہے جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قائم کیا تھا۔ تو ہمیں ان مطالبات کے فوائد اور نقصانات کے متعلق دلائل معلوم کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بلکہ ہمارا فرض ہوجاتا ہے۔ کہ سر تسلیم خم کریں۔ اسی میں ہمیں یقیناً کامیابی ہوگی۔ اور ہمارا مقصد کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوجائے پورا ہوجائیگا۔ ہم ظاہری سامان اس لئے استعمال کرتے ہیں۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ ورنہ اگر باوجود پوری کوشش کے ہم ظاہری سامان مہیا نہ کرسکیں۔ تو ہمارا خدا ہمیں فتح دے گا۔ پس اگر ہم اپنے اخلاص اور مساعی کو خدا تعالےٰ کی رضا کے ماتحت کر دینگے۔ تو ہمیں وہ خود اپنی حفاظت میں لے لیگا۔ اور ہماری کمزور کوششوں میں برکت ڈالے گا۔

آخر میں صاحب صدر نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

(خاکسار شیخ خادم حسین نیاز۔ از شملہ)

راولپنڈی

۲۶ مئی جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مرد اور عورتیں متعدد کثیر شامل ہوئیں۔ ۸½ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک احباب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر پُرجوش تقاریر کیں۔ اور حضرت امیر المومنین کے تمام مطالبات پر وضاحت سے روشنی ڈالتے ہوئے دوستوں کو میدان عمل میں آنے کے لئے آمادہ کیا۔ اختتام جلسہ پر جملہ افراد جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے ساتھ وابستگی اور اخلاص و عقیدت کا ریزولیوشن بالاتفاق پاس کیا۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (خاکسار مرزا محمد حسین)

ڈیرہ دون

۲۶ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کا جلسہ ۸ بجے صبح زیر صدارت جناب خواجہ غلام نبی صاحب منعقد ہوا۔ تمام احمدی مردوں کے علاوہ مستورات اور بچے بھی شامل ہوئے صاحب صدر اور تین اور احباب نے حضرت امیر المومنین کے مطالبات پر تقریریں کیں۔ اور جماعت کو ان پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ حضرت امیر المومنین کے ارشادات کو دوبارہ سنکر احباب میں از سر نو جوش اور سرگرمی پیدا ہوگئی ہے۔

(نامہ نگار)

لکھنؤ

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین ۲۶ مئی جماعت احمدیہ لکھنؤ کا ایک پُرجوش جلسہ زیر صدارت مولوی محمد عثمان صاحب منعقد ہوا۔ مردوں کے علاوہ مستورات اور بچے بھی شریک جلسہ ہوئے۔ مرزا برکت اللہ صاحب اور مولوی سید ارتضےٰ علی صاحب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ میں اپنے امام کے احکام پر چلنے کا ہر فرد میں خاص جوش تھا۔ (نامہ نگار)

فیروز پور شہر

تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ۲۶ مئی جناب پیر اکبر علی صاحب احمدی وکیل ممبر لیجسلیٹو کونسل کی کوٹھی پر زیر صدارت امیر جماعت جناب مرزا ناصر علی صاحب جماعت احمدیہ فیروز پور شہر و چھاؤنی کا مشترکہ شاندار جلسہ ہوا۔ متعدد احباب نے مختلف موضوعات متعلقہ تحریک جدید پر تقریریں کیں۔ انیس مطالبات والا ٹریکٹ تقسیم کیا گیا۔

(ملک عزیز احمد سیکرٹری تبلیغ)

لدھیانہ

جماعت احمدیہ لدھیانہ نے مسجد احمدیہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے اپنے پیارے امام کے حکم کے مطابق حاضر تھے۔ احراریوں نے باوجودیکہ یہ جماعت احمدیہ کا پرائیویٹ جلسہ تھا۔ ایک اشتہار کے ذریعہ روک ڈالنی چاہی۔ مگر پھر بھی سعید الفطرت غیر احمدی مرد اور عورتیں شریک جلسہ ہوئیں۔ احراری رپورٹر بھی موجود تھا۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مختلف احباب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اور والہانہ انداز سے سکیم کو جماعت کے روبرو پیش کیا۔ الحمد للہ جماعت احمدیہ لدھیانہ جو خاص طور پر نازک دور سے گزر رہی ہے۔ اپنے امام کے ساتھ عقیدت اور سلسلہ کی محبت کا خاص جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور جان و مال قربان کرنے کو تیار ہے اس موقعہ پر بھی احراری اپنی بداخلاقی دکھانے سے باز نہ رہے۔ رات کو ہمارے خلاف بعض ملانوں نے محلہ چھاؤنی میں گندی اور اشتعال انگیز تقریریں کیں۔

(خاکسار صوفی سید محمد عبدالرحیم)

کانپور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت آج ۲۶ مئی ۳۵ء احمدیہ جماعت کانپور کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے تمام افراد نے عورتوں اور بچوں سمیت شرکت کی۔ حضور کے ۱۹ مطالبات کے ہر پہلو پر مختلف دوستوں نے پُرجوش تقریریں کیں۔ جن سے جماعت احمدیہ کانپور کے اندر بے حد جوش عمل پیدا ہوگیا ہے۔ (خاکسار عبدالغفار سیکرٹری تبلیغ)

بوگرہ (شمالی بنگال)

۲۶ مئی۔ جماعت احمدیہ بوگرہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مقامی اور مضافات کے احمدی شریک ہوئے۔ بعض معزز غیر احمدی احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ مولانا ظل الرحمن صاحب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر مفصل تقریر کی۔ اور تمام تفصیلات حاضرین کے ذہن نشین کیں۔ آپ کے بعد مبارک علی صاحب مختار۔ اکبر علی صاحب اور خاکسار نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ ازاں بعد ایک غیر احمدی دوست خان بہادر محمد ابراہیم صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے کہا۔ اگر احمدیت واقعی ایسی اہم اور مفید اصلاحات کے لئے کوشاں ہے۔ تو ہر شریف اور انصاف پسند آدمی احمدیوں کا ہمنوا و ہم آہنگ ہے۔

(خاکسار مبارک علی ہیڈ ماسٹر۔ بوگرہ)

رہتک

۲۶ مئی۔ احمدیہ خواتین رہتک کا جلسہ تاج منزل میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محمودہ بیگم صاحبہ نے بیعت کے مفہوم اور تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس کے بعد عاجزہ اور دیگر بہنوں نے یکے بعد دیگرے ہر ایک مطالبہ پر روشنی ڈالی۔

(عاجزہ جمیلہ خاتون از رہتک)

اٹھوال

جماعت احمدیہ اٹھوال نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت ۲۶ و ۲۷ مئی کو شاندار جلسے کئے۔ اور تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(خاکسار محمد رمضان سیکرٹری تبلیغ)

رہتک

جماعت احمدیہ رہتک کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۶ مئی زیر صدارت پروفیسر دوست محمد صاحب ایم۔ اے تاج منزل رہتک میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح سید احمد حسن صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ ماسٹر نجم الدین صاحب نے "انبیاء کی جماعتوں کی مخالفت" کے موضوع پر تقریر کی۔ محمود احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کی موجودہ مخالفت کے پہلوؤں پر تقریر کی۔

ان تمہیدی تقاریر کے بعد سید احمد حسن صاحب۔ سید منصور احمد صاحب سید ممتاز احمد صاحب اور ماسٹر نجم الدین صاحب نے حضرت امیر المومنین کے انیس ۱۹ مطالبات باری باری پڑھ کر سنائے۔

احباب جماعت کو پر زور طریق سے توجہ دلائی۔ کہ ان مطالبات کی تعمیل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

خاکسار:۔ شریف احمد

لاہور چھاؤنی

۲۶ مئی۔ جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور کا خاص جلسہ کیا گیا۔ جس میں جماعت کے سب مرد۔ عورتیں اور بچے شامل ہوئے تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات پر تقریریں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ مالی تحریکات میں جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور کے ۹۵ فی صدی احباب نے حصہ لیا۔ اور وہ اپنے وعدوں کو نہایت باقاعدگی کے ساتھ پورا کر رہے ہیں۔ سادہ زندگی کے متعلق جو ہدایات ہیں۔ ان کے مطابق بھی عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اور باقی تحریکات میں بھی انہوں نے جہاں تک ان کے حالات مساعدت کرتے ہیں حصہ لیا ہے

اللہ بخش احمدی جنرل سکرٹری

امرتسر

جماعت احمدیہ امرتسر کا جلسہ ۲۶ مئی کو بر مکان ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم زیر صدارت جناب قاضی عبد الحمید صاحب بی اے منعقد ہوا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی شرکت کی۔ احباب نے تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر پر زور تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

انبالہ

۲۶ مئی۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ میں شروع ہوئی۔ میاں رفیق احمد صاحب بی۔ اے نے سادہ زندگی پر نہایت دلچسپ اور مدلل تقریر کی۔ میاں محمد علی صاحب نے بچوں کو قادیان تعلیم کے لئے بھیجنے پر اور میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر نے اطاعت امام کے متعلق اور خاکسار نے تمام مطالبات پر تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ عبد الغنی انبالہ شہر

لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوم وصال کی تقریب پر صبح آٹھ بجے جماعت احمدیہ لاہور کا ایک پر رونق جلسہ زیر صدارت جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج منعقد ہوا۔ مسجد احمدیہ کا وسیع صحن مردوں سے اور دالان مستورات سے پر تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے تقریر فرمائی۔ جس میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق مخالفین کے رویہ کو واضح کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی اور موجودہ مخالفین خصوصاً مجلس احرار کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ مخالفین نے خیال کیا۔ کہ اس سلسلہ کی مخالفت کسی نظام اور تربیت کے ماتحت نہیں ہوئی اس کسر کو پورا کرنے کے لئے جمعیت احرار کھڑی ہوئی۔ اور وہ تمام حربے استعمال کئے۔ جو اس سے پہلے طاغوتی لشکر استعمال کرتے آئے ہیں۔ لیکن جس طرح پہلے مخالفین کے لشکر فنا اور ان کے حربے تباہ ہو گئے۔ اسی طرح یہ مخالفت بھی کالعدم ہو جائے گی۔ اور ایک وقت آئیگا جب ان مخالفین کی اولادیں اپنے آباء و اجداد کی حرکات پر تاسف کریں گی۔ ہمارے لئے یہ مخالفت مفید ہے۔ تاکہ ہم میں قربانی کا مادہ اور زیادہ پیدا ہو۔ یہ حملے ایک ابر رحمت ہیں۔ تاکہ ہماری ترقی ہو۔ اس لئے ہم نہ فکرمند ہیں۔ اور نہ مرعوب ہیں۔ لیکن ہم کو اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ دوسروں کے مقابلہ میں ہم میں کوئی امتیازی نشان ہے۔ یا نہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے اور اس کی رضاء حاصل کرنے کے لئے جو جذبات ہم میں پائے جاتے ہیں۔ آیا انہیں عملی صورت دینے کی ہم نے کوئی سعی کی ہے۔ اگر کوئی شخص مالی قربانی کرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔ لیکن وہ اپنے روزمرہ کے اخراجات میں کفایت کرکے اسی جذبے کو عملی رنگ میں پورا کرنے کے لئے جدوجہد نہیں کرتا۔ تو اس کا جذبہ کسی کام کا نہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے تحریک جدید کی چند شقوں مثلاً سادہ زندگی۔ سادہ لباس۔ ترویج تعلیم۔ باہمی تعاون اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے متعلق توجہ دلائی۔ اور قیمتی ادویات کے استعمال اور سینما سے اجتناب کرنے کے متعلق حضور کے ارشادات کو یاد دلایا تقریر کے اختتام پر آپ نے خصوصیت سے جماعت لاہور کو ان کی مرکزی حیثیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام وصال ہونے کے لحاظ سے لاہور پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور ہر وہ فتنہ جو احرار کی شکل میں یا کسی اور صورت میں لاہور سے بلند ہو۔ اسے دور کرنا جماعت لاہور کا ذمہ ہونا چاہیئے۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب قاضی محمد اسلم صاحب نے تحریک امانت۔ چندہ خاص۔ اور ریزرو فنڈ کے متعلق بعض باتوں کی توضیح کرتے ہوئے جماعت کو ان کی طرف توجہ کرنے کی تلقین کی۔

قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر کے بعد مبلغ سلسلہ جناب مولوی ظہور حسین صاحب نے ایک نہایت پر اثر تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے صحابہ۔ دیگر انبیاء علیہم السلام اور ان کے اصحاب کے بے نظیر اخلاص اور محیر العقول قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ذی استطاعت اصحاب کو تبلیغ کے لئے قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کے اختتام پر سامعین جلسہ کو وہ آراء پڑھ کر سنائی گئیں۔ جو حضرت اقدس کی وفات پر ملک کے نامور اخبارات نے ظاہر کیں۔ اور جنہیں حضرت اقدس کے یوم وصال کی تقریب پر احمدیہ ہوسٹل ایسوسی ایشن لاہور نے ایک نہایت دیدہ زیب اور رنگین فولڈر کی صورت میں شائع کرکے مفت تقسیم کیا (نامہ نگار)

لائل پور

۲۶ مئی۔ بروز اتوار جماعت احمدیہ لائل پور کا مسجد فضل میں نہایت شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں تمام افراد جماعت مرد عورتیں اور بچے شامل ہوئے۔ مقررین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مطالبات کو نہایت احسن طریق سے جماعت احمدیہ کے سامنے پیش کیا۔ جلسہ میں علاوہ افراد جماعت کے بعض غیر مبایعین بھی شامل ہوئے۔ اور جلسہ کی کارروائی سے بہت متاثر ہوئے۔ لیکچرار جماعت سے ۸ کی تعداد میں تھے۔ مقررین میں سے قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل اور مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریریں نہایت مؤثر اور پر معانی تھیں۔ ان کے علاوہ شیخ محمد یوسف صاحب سکرٹری انصار اللہ لائل پور اور چوہدری اللہ دتہ صاحب سکرٹری دعوت و تبلیغ اور چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل اور ڈاکٹر عبد الحمید صاحب نیز خاکسار نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔

خاکسار: غلام احمد مولوی فاضل لائل پور

جہلم

حسب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء جماعت احمدیہ جہلم کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے قریباً تمام مرد اور مستورات اور بچے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے حاضر تھے۔ چوہدری علی اکبر صاحب نے تحریک جدید کے انیس ۱۹ مطالبات دہرائے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ملتانی نے صلح و محبت پر تقریر فرمائی۔ الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ جہلم اپنے امام کے ارشاد پر اسلام کی خاطر اپنی عزتیں۔ جانیں۔ مال اور عزیز و اقرباء قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

خاکسار [illegible] سکرٹری تبلیغ

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اور کشمیر ریلیف فنڈ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ قادیان کا مالی انتظام اعلےٰ اور باقاعدہ ہے۔ ماہوار چندہ عام۔ وصیت۔ صدقات اور چندہ کشمیر باقاعدہ داخل کیا جاتا ہے۔ چندہ تحریک جدید کے متعلق بھی احمدی مستورات قادیان نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے ماتحت باقاعدگی سے وعدے کئے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے یہ وعدے سوائے چند جماعتوں کے باقی جماعتوں کے وعدوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ ان کی وصولی بھی باقاعدگی سے ہو رہی ہے۔ جو پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور دیگر عہدہ داران کے حسن انتظام اور اعلےٰ قابلیت کا بین ثبوت ہے۔

دوسرے نمبر پر ان کی مثال پر سیالکوٹ شہر کی لجنہ اماء اللہ ہے۔ وہاں کی پریذیڈنٹ سیدہ فضیلت صاحبہ اہلیہ جناب میر عبدالسلام صاحب ہیں۔ جو ایک لمبے عرصے سے مرکزی چندوں کے باقاعدہ وصول کرنے کا کام کر رہی ہیں۔ اور چندہ تحریک جدید کے متعلق بھی انہوں نے مستورات سیالکوٹ سے نہ صرف وعدوں کے لینے میں غیر معمولی سرگرمی سے کام کیا۔ بلکہ وعدوں کے وصول کرنے میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور اب صرف برائے نام چندہ تحریک جدید باقی ہے۔ باوجود اس کے کہ احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا انتظام بھی ان کے سپرد ہے۔ ان معروفیتوں کے ساتھ ہی انہوں نے کشمیر ریلیف فنڈ کے متعلق بھی جب سے کہ یہ تحریک حضرت امیر المومنین نے فرمائی ہے۔ نہ صرف ہنگامی اوقات میں خاص خاص رقوم جو ایک سو سے ڈیڑھ سو تک تھیں وصول کر کے بھیجی ہیں۔ بلکہ مستقل طور پر وہ قریباً پندرہ روپیہ ماہوار کی رقم باقاعدہ ارسال کر رہی ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں میاں احمد الدین صاحب زرگر سیالکوٹ دورہ پر گئے۔ تو انہیں ۳۵ روپے کی رقم وصول ہوئی۔ غرض پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی یہ خدمات نہایت ہی قابل قدر ہیں۔ ان کی ان نمایاں خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جہاں یہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر احمدیت کی خدمات کی توفیق عطا فرما دے۔ وہاں دوسری لجنہ اماء اللہ اور مرد کارکنوں سے بھی التماس ہے۔ کہ وہ نہ صرف چندہ تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے میں نمایاں حصہ لیکر ثواب لیں۔ بلکہ کشمیر ریلیف فنڈ کے وصول کرنے میں بھی پوری سعی فرمائیں۔ چونکہ میاں احمد الدین صاحب کشمیر ریلیف فنڈ دوسرے مسلمانوں سے وصول کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ احمدی احباب ان کی ہر طرح امداد کریں۔

(فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

کپتان اللہ داد خانصاحب کا بحیثیت آنریری مجسٹریٹ انتخاب

اخبار "احسان" لاہور مجریہ ۲۳ر مئی ۳۵ء کے پرچہ میں ایک حاسد اور متعصب نامہ نگار کی طرف سے ایک مضمون صوبیدار میجر کپتان اللہ داد خانصاحب او۔ بی۔ آئی۔ آئی۔ ڈی۔ ایس۔ ایم پریذیڈنٹ کمیٹی قصبہ کھاریاں کے خلاف شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ کپتان صاحب موصوف کو حکومت نے صرف چندہ لیکر آنریری مجسٹریٹ بنچ کھاریاں مقرر کر دیا۔ اور اس کو حکومت کی مرزائیت نوازی قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کپتان صاحب موصوف کو ان کی خدمات حسنہ اور اعزاز کو ملحوظ رکھکر حکومت نے آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔ اور اگر نامہ نگار کے خیال خام میں حکومت کا ایک احمدی معزز کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنا مرزائیت نوازی ہے۔ تو نامہ نگار کے اس معیار کے ماتحت حکومت پر سکھ نوازی اور سُنّی نوازی کا بھی الزام عائد کرنا چاہئے۔ کیونکہ حکومت نے حال میں جن تین معززین کو آنریری مجسٹریٹ بنچ کھاریاں میں منظور کیا ہے۔ ان میں سے ایک کپتان اللہ داد خان صاحب احمدی ہیں۔ دوسرے سردار رام سنگھ صاحب کرسی نشین و سرکاری ممبر قصبہ کھاریاں۔ جو سکھ قوم کے نمائندہ ہیں۔ سوم سردار بہادر کپتان ملک محمد الدین صاحب رئیس ڈوگہ جو سُنّی مسلمان ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ بدقسمتی سے نامہ نگار کو یکے بعد دیگرے تین صدمے پیش آگئے۔ پہلا صدمہ تب ہوا۔ جبکہ الیکشن میں کپتان صاحب موصوف ممبر منتخب ہو گئے۔ پھر دوسرا صدمہ تب ہوا جب کپتان صاحب جن کو نامہ نگار ممبر بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کھاریاں مقرر ہو گئے۔ اب تیسرا صدمہ تب پیش آگیا۔ جبکہ وہ آنریری مجسٹریٹ بنچ کھاریاں مقرر ہو گئے ہیں۔ ہمیں نامہ نگار کے ہر سہ صدموں میں ان سے پوری ہمدردی ہے۔ سر دست الحال اس پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اگر نامہ نگار پردہ سے باہر آیا۔ تو جیسی صورت ہوگی۔ ان کی خدمت کی جائیگی۔

(خاکسار لعل خاں سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ کھاریاں)

مطالبات تحریک جدید کے متعلق ضروری اعلان

دفتر تحریک جدید نے جماعت ہائے احمدیہ کو تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق نقشے ارسال کئے تھے۔ تا دوست ان کی خانہ پُری کر کے واپس ارسال فرمائیں۔ چند ایک فارم جو اس وقت تک دفتر تحریک جدید میں موصول ہوئے ہیں۔ ان سے چونکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوست پورے طور پر خانہ پُری کے طریق کو نہیں سمجھے۔ اس لئے دوستوں کی آگاہی کے لئے مختصر طور پر خانہ پُری کے طریق کے متعلق چند ہدایات درج کی جاتی ہیں۔ امید ہے۔ کہ سیکرٹریان جماعت ان ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے بعد خانہ پُری بہت جلد نقشے واپس ارسال کرینگے۔

۱۔ بعض دوستوں نے ۱۹ مطالبات کے خانوں میں بجائے "✓" کا نشان ڈالنے کے اگر وہ اس مطالبہ کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کرتے ہوں۔ یا × کا نشان ڈالنے کے اگر وہ معذور ہوں۔ اپنی موجودہ روش اور طریق کا اظہار کیا ہے۔ جو سراسر کیفیت کے خانہ کے نوٹ کے خلاف ہے۔ وہاں صرف ہاں یا نہ کی علامت ڈال دیں۔ سادہ یا معمولی غریبانہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ مطالبہ ۷ و ۹ و ۱۲ کے خانہ میں انگریزی مہینوں کی تاریخ کا اندراج ضرور کریں کہ کس تاریخ سے کس تاریخ تک۔

۳۔ کنبہ میں سے صرف ایک آدمی کا اندراج کافی نہیں۔ بلکہ ہر عاقل بالغ مرد عورت کا علیحدہ علیحدہ سطر میں علیحدہ نمبر سے اندراج کیا جائے۔ کیونکہ ان مطالبات میں حصہ لینا ہر ایک کا فرض ہے۔ کسی دوسرے کا حصہ لینا اس کی طرف سے کفایت نہیں کریگا۔

۴۔ اگر افراد جماعت عاقل بالغ کی تعداد اس فارم کی لکیروں سے زیادہ ہو۔ تو اسی طرح کا ایک اور کاغذ لیکر اس پر اسی طرح لکیریں ڈال لیں۔ اور بقیہ اصحاب کا اندراج اس پر کر لیں۔

۵۔ اب چونکہ مطالبات مالی میں شمولیت کی تاریخ گذر چکی ہے۔ اس لئے ان میں اندراج کی ضرورت نہیں۔ ہاں امانت فنڈ میں جو شامل ہونا چاہیں۔ وہ ماہوار رقم سے اطلاع دیں۔ نیز ایک درخواست برائے منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بھی ارسال فرمائیں۔ دوست بہت جلد ان فارموں کو پُر کر کے ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال فرمائیں۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

فرصت کے اوقات میں دینی خدمات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ سے نواں مطالبہ یہ کیا ہے۔ کہ جو دوست لمبا عرصہ تبلیغ کیلئے وقف کر سکتے ہیں جیسے ۳ ماہ یا ۴ ماہ وہ جسقدر عرصہ وقف کر سکیں اس سے اطلاع دیں اس عرصہ میں ان سے تبلیغی خدمت لی جائیگی۔ چونکہ آجکل ایسے اصحاب کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ تمام ایسے دوست جو کم از کم ایک ماہ کا عرصہ یا کم و بیش اس کام کیلئے وقف کر سکیں۔ اپنے نام پیش کر دیں۔ ایسے احباب کیلئے سند یافتہ ہونیکی شرط نہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دھلی۔ ۳۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ جنوری میں سندھ ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ نئے آئین کے نفاذ کے ماتحت اسے صوبجاتی خود مختاری بھی مل جائے گی۔

کراچی۔ ۳۰ مئی۔ کراچی میں گولی چلنے کے حادثہ کی تحقیقات کے لئے جو غیر سرکاری کمیشن مقرر کیا جانے والا تھا۔ اس کے سلسلہ میں مولانا شوکت علی کراچی آرہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کو کراچی میں داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی

اجمیر ۲۸ مئی۔ جے پور پولیس نے ایک خطرناک پنجابی ڈاکو کرتار سنگھ کو گرفتار کیا ہے۔ تلاشی لینے پر اس کے قبضہ میں سات ہزار روپیہ نقد دو ریوالور ایک رائفل بہت سا بارود اور کئی گولیاں برآمد ہوئیں۔

حیدرآباد دکن ۔ ۲۹ مئی۔ حیدرآباد کے سرکاری و غیر سرکاری طبقوں کا خیال ہے۔ کہ انڈیا بل جس میں گورنمنٹ نے ترمیم کر دی ہے۔ پہلے کی نسبت بہتر ہو گیا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سے اختلافات جنہیں والیان ریاست بہت اہمیت دیتے تھے۔ اب دور ہو گئے ہیں۔

کراچی۔ ۲۹ مئی۔ شیخ عبدالمجید سندھی پریذیڈنٹ ٹریجیڈی لیگ نے اخبارات کے نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ وزیر ہند کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کے لئے ہمارے انتظامات مکمل ہو رہے ہیں

سر اکبر حیدری کے متعلق یکم جون کے الفضل میں یہ خبر چھپی ہے۔ کہ انہیں شعبہ تعلیم گورنمنٹ ہند کے جائنٹ سکرٹری بنایا جا رہا ہے۔ یہ غلط ہے۔ درحقیقت یہ سر اکبر حیدری کے فرزند مسٹر حیدری ہیں۔ جو آگے ہی گورنمنٹ آف انڈیا کے صیغہ تعلیم میں افسر ہیں۔ ان کو ترقی دی جا رہی ہے۔

لاہور ۳۰ مئی۔ ۲۸ مئی ۳۵ء تک کل سلور جوبلی فنڈ میں پنجاب سے فراہم شدہ رقم دس لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو تک پہنچ گئی

لنڈن۔ ۲۹ مئی۔ "مارننگ پوسٹ" نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر جے ایچ مارگن کے سی جو گذشتہ نو ماہ کے دوران میں انڈیا بل کے سلسلہ میں والیان ریاست کے مشیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے تھے اپنی خدمات سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔

پیرس ۲۹ مئی۔ یہ افواہ کہ موسیو فلینڈن وزیر اعظم فرانس مستعفی ہو جائینگے بالکل بے بنیاد ثابت ہوئی ہے۔

ڈبلن۔ ۲۹ مئی۔ مسٹر ڈی ویلرا نے آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت آئرلینڈ کا ارادہ ہے۔ کہ موجودہ سال کے اندر اندر گورنر جنرل کے دفتر کو منسوخ شدہ قرار دے دے۔

کپورتھلہ۔ ۳۰ مئی۔ ریاست کپورتھلہ کے نئے انسپکٹر جنرل پولیس خان بہادر میاں محمد سعید ۸ جون کو کپورتھلہ پہنچ جائیں گے

واشنگٹن ۲۹ مئی۔ سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں پریذیڈنٹ روز ولٹ کی سکیم خوشحالی کے سلسلہ میں جاری شدہ پانچ سو فرمانوں کو غیر آئینی قرار دیدیا ہے کورٹ کے اس فیصلہ کو گورنمنٹ کے لئے شکست فاش خیال کیا جا رہا ہے۔

بمبئی ۳۰ مئی۔ ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے۔ کہ سر آسبورن سمتھ گورنر ریزرو بنک اس لئے لنڈن جا رہے ہیں۔ کہ وہاں بنک کی شاخ کھولیں۔ اس سلسلے میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب لنڈن برانچ جاری ہو جائے گی۔ تو سر سکندر حیات خاں چارج لیں گے۔

شملہ ۲۹ مئی۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین یونیورسٹی کے معاملات کے متعلق حکام سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔

بریلی ۲۹ مئی۔ ایک ملحقہ گاؤں میں آتش زدگی سے اکثر مکانات جل کر راکھ ہو گئے اور کئی جانیں ضائع ہوئیں۔

انگورہ ۲۹ مئی۔ حکومت ترکی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بحیرہ جلاد کے قرب وجوار کی پندرہ لاکھ پچہتر ہزار ایکڑ بنجر زمین کو کاشت کرنے کا انتظام کیا جائے۔ ولایت قونیہ میں ۳۵ ہزار ایکڑ زمین بذریعہ انہار سیراب کی جائے گی۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ سر تیج بہادر سپرو نے اخبارات کی اس خبر کی کہ وہ ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم ہونگے نمائندہ اخبارات کے ساتھ ملاقات کے دوران میں تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ نہ تو کجلس کے لئے امیدوار کھڑے ہونگے۔ اور نہ ہی نامزدگی کو قبول کرینگے۔

بلدوایو ۔ ۲۹ مئی۔ شمالی روڈیشیا میں ہڑتال کنندہ کان کنوں اور پولیس کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں چھ شخص ہلاک ہو گئے۔ ہڑتال کی وجہ پول ٹیکس میں اضافہ ہے۔ ہڑتالی رقبہ میں امن قائم رکھنے کے لئے ایک رجمنٹ مقرر کی گئی ہے۔

دھلی ۲۹ مئی۔ کل جامع مسجد میں ایک نمازی کے کوٹ کی جیب سے جبکہ وہ کوٹ اتار کر نماز پڑھ رہا تھا۔ گھڑی چوری ہو گئی۔ خانہ خدا میں چوری۔ ایں چہ بوالعجبی است۔

پیرس ۲۹ مئی۔ مالی نازک صورت حالات سے بچنے اور فرینک کی قیمت کو برقرار رکھنے کیلئے فرانس نے بنک کی شرح سود کو چار آنہ فی صدی سے چھ فی صدی کر دیا۔

بمبئی ۔ ۲۹ مئی۔ شریمتی امرت کور نے سکھوں کے باہمی نفاق کو مٹانے کے لئے اپنے گھر میں برت شروع کر دیا ہے برت شروع کرنے سے پہلے انہوں نے کہا۔ کہ جب تک سکھ لیڈر متحد نہیں ہونگے میں برت جاری رکھوں گی۔ خواہ جان ہی جاتی رہے۔

کالی کٹ ۔ ۳۰ مئی۔ کریلا پراونشل کانفرنس کے صدر مسٹر ایس۔ اے۔ بریلوی نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ علاقہ کے سوشلسٹوں اور کانگرسیوں کے تمام اختلافات دور ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کام کریں گے۔

رنگون ۲۹ مئی۔ برمی دیہاتیوں کی ایک پارٹی اور ایک سات فٹ لمبے شیر کے درمیان لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں دو برمی مجروح ہوئے اور شیر مارا گیا۔

شملہ ۲۹ مئی۔ دارالعوام نے پنجاب کے لئے ایوان ثانی کی تجویز کو گورنمنٹ آف انڈیا بل میں شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ البتہ آسام کے لئے ایوان ثانی پر اتفاق کر لیا۔

امرتسر۔ ۳۰ مئی۔ چھاؤنی سے خبر موصول ہوئی۔ کہ ۲۵ اور ۲۶ مئی کو دو ڈاکو گوروں کی بارکوں میں داخل ہو کر ان کا مال لوٹتے رہے۔ پولیس کو اطلاع دینے پر تیسرے دن ایک انگریز انسپکٹر پولیس تنہا بارکوں میں گیا۔ رات کے دو بجے ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ ایک ڈاکو کی تلوار سے انسپکٹر کی کلائی پر گہرا زخم آیا انسپکٹر نے پستول نکال کر فائر کرنے شروع کئے۔ جس پر تمام ڈاکو بھاگ گئے۔

سمرنا ۲۹ مئی۔ ترکی حدود میں جرمن مسافروں کا ایک گروہ گرفتار کیا گیا ہے ان لوگوں کا بیان ہے۔ کہ وہ وسط ایشیا میں جانا چاہتے ہیں۔ مگر پولیس ترکی نے شبہات کی بناء پر ان کو گرفتار کر لیا

رامپور ۳۰ مئی۔ دوشنبہ کے دن پرنس ٹاکیز میں ایک شدید تصادم ہوا۔ کیونکہ ایک گورا بغیر ٹکٹ اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ گیٹ سپروائزر کی طرف سے مزاحمت ہونے پر گورے نے چاقو سے حملہ کر دیا۔ اور اسے زخمی کر دیا۔

بغداد ۲۹ مئی۔ امپیریل ائرویز نے عراق میں ایرمیل سروس شروع کرنے کے لئے عراق گورنمنٹ سے گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ اگر گفت و شنید کامیاب ہو گئی تو ۱۹۳۶ء میں سروس شروع ہو جائے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی